السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص پنجگانہ نماز ادا نہیں کرتا اور صرف جمعہ کی نماز امام بن کر پڑھاتا ہے، کیا ایسے آدمی کو امام بنانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پنجگانہ نماز فرض ہیں ۔ ان کی فرضیت کا منکر بالاتفاق کافر، خارج از اسلام اور مباح الدم اور اگر فرضیت کا تو قائل ہے لیکن غفلت اور سستی سے قصداً پنج وقتہ نماز پڑھتا، تو ایسا شخص فاسق ہے جیسا کہ یہ مذہب ہے امام مالک وامام شافعی وامام ابوحنیفہ کا، یا بحکم حدیث : ''من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر،، (ابن ماجہ کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء (4034)139/2) وحدیث : ''بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوۃ،، (صحیح مسلم کتاب الایمان (باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ (81)87/1) وحدیث ''العہد الذی بیننا وبینہم الصلوۃ فمن ترکہا فقد کفر،، (ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی ترک الصلوۃ (1078)342/1).

(کافر ہے لیکن ایسا کافر نہیں کہ خارج از اسلام اور مباح الدم ہو جائے اور یہی مذہب ہے عبد اللہ بن المبارک واسحاق بن راھویہ وعلامہ شوکانی کا اور امام احمد سے ایک روایت یہی منقول ہے ۔ (نیل الاوطار :1 369

اور یہی مذہب حق ہے، پس صورت مسئولہ میں ارباب اختیار کر چاہیے کہ ایسے فاسق شخص کو امامت جمعہ سے معزول کر دیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''لایؤم فاجر مؤمنا، إلاأن یقہرہ بسلطان، یخاف سیفہ أو سوطہ،، (ابن ماجہ بسند ضعیف (کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب فی فرض الجمعۃ (1081)343/1) ''اجعلوا ائمتکم خیارکم،، الحدیث (دارقطنی عن ابن عباس بسند ضعیف 2/88)، ''عن لسائب بن خلادأن رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاأم قوم، فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ : لایصلی لکم، فأراد بعد ان یصلی لہم، فمنعوہ واخبروہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،، الحدیث (ابوداؤد () کتاب الصلاۃ باب کراہیۃ البزاق فی المسجد (481)1/224)، ''ولوقدموا فاسقا یأثمون، بناء علی أن کراہیۃ تقدیمہ کراہیۃ تحریم،، (کبیری

لیکن اگر ایسے شخص کے پیچھے بوقت ضرورت نماز پڑھ لی جائے تو جائز ہے مثلاً وہ امام حاکم شہر ہے یا رئیس ہے یا بادشاہ ہے، اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے تو فتنہ پیدا ہو گا اور اس کے ہٹانے پر قدرت نہیں ہے، ایسی حالت میں ایسے فاسق کے پیچھے نماز درست ہے صحابہ کرام امراء جور کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور آں حضرت ﷺ اور آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : والصلوۃ واجبۃ علیکم، خلف کل مسلم کان، براکان أو فاجر وإن عمل الکبائر،، (ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب أمامۃ البر والفاجر (594)398/1) وللدارقطنی (54/2) بمعناہ عن مکحول عن أبی ہریرۃ، وقال : لم یلق مکحول أباہریرۃ) ''صلوا خلف من قال لاإلہ إلا اللہ،، (دارقطنی (2/57) بسند ضعیف) ''إذا کان الفاسق یؤم الجمعۃ، وعجز القوم عن القوم عن منعۃ، قال بعضہم : یقتدی بہ فی الجمعۃ ولایترک الجمعۃ بامامتہ، فی غیر الجمعۃ یتحول إلی مسجد آخر، ولا یأثم بہ، ہکذا فی الظہیریۃ،، (فتاوی عالمگیری 67/1) (محدث دہلی : ج 8ش : 6شعبان 1359ھ اکتوبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 219

محدث فتویٰ